کتاب نما

عہدِ نبویؐ میں اختلافات: جہات، نوعیتیں اور حل، پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی۔
ناشر: دارالنوادر، الحمد مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۲۴۶۔ قیمت: درج نہیں۔

انسانوں میں اختلافِ فہم موجود ہے۔ صحابہ کرامؓ میں بھی تھا اور اس کا مظاہرہ متعدد مواقع پر ہوا۔ اختلافِ فہم، لفظی یا معنوی لحاظ سے تفسیر قرآن میں بھی ہوا۔ متعدد انتظامی اُمور میں بھی اختلافِ فہم رُونما ہوا۔ مصنف کے خیال میں یہ اختلافاتِ صحابہؓ فکرِ انسانی کی آزادی کے حق کو تسلیم کر کے معاشرے میں بہتری کی صورت پیدا کرنے کے مترادف تھے۔ اس اختلاف کی اجازت فطرتِ الٰہی نے دی تھی۔ نیز اس کی سہولت خود حضور اکرمؐ نے بھی عطا کی تھی۔ (ص ۶)

حضور اکرمؐ کی رائے سے صحابہ کرامؓ کی مختلف رائے متعدد مواقع پر رُونما ہوئی۔ غزوۂ بدر سے پہلے مکہ کے قریشی لشکر سے مقابلہ کرنے کے معاملے میں بعض صحابہؓ تذبذب میں تھے اور جنگ کے خلاف تھے۔ میدانِ بدر میں اسلامی لشکر کے پڑاؤ کے لیے جگہ کے انتخاب میں اختلاف فہم کی بنا پر فنِ جنگ کے ماہر حباب بن منذر کی رائے قبول کر لی گئی۔ غزوۂ اُحد میں دَرّے میں مقرر کیے گئے تیرانداز دستے کے افراد میں اختلافِ فہم ہوا جس کے نتیجے میں ۱۰ تیرانداز دَرّے میں موجود رہے۔ باقی لوگ فتح حاصل ہو جانے کا گمان کرتے ہوئے مالِ غنیمت حاصل کرنے کی خاطر اپنی جگہ چھوڑ گئے۔ خالد بن ولید نے اسی دَرّے سے حملہ کر کے مسلمانوں کی فتح کو بُری طرح متاثر کیا۔ (ص ۱۷)

صحابہ کرامؓ کا آپس میں بھی اختلافِ فہم کا مظاہرہ ہوا۔ حضرت خالدؓ بن ولید نے قبیلہ بنوجذیمہ کے بعض افراد کو قتل کر دیا تھا، ان میں مسلمان بھی تھے۔ مقتول مسلمانوں کے عزیزوں نے حضور اکرمؐ سے شکایت کی تو آپؐ نے بیت المال سے مقتولوں کی دیت ادا کی۔

حضور اکرمؐ کو اللہ تعالیٰ نے 'شارع' کا درجہ عطا فرمایا ہے۔ آپؐ نے جن معاملات میں

صحابہ کرامؓ، ازواجِ مطہراتؓ اور دیگر افراد میں رفع اختلاف کے لحاظ سے جو رائے دی، صحابہ کرامؓ اور ازواجِ مطہراتؓ نے اسے دل و جان سے قبول کرلیا۔ یہ لوگ اپنی رائے سے دست بردار ہوگئے۔ یوں ہمیں اسوۂ نبویؐ سے یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں اپنے معاملات میں اختلافی صورت پیدا ہوجانے میں اسوۂ نبویؐ کو سامنے رکھتے ہوئے اختلاف ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

کتاب کے مبحث اول میں رسولِ اکرم سے صحابہ کرامؓ کے اختلافات میں مالی اُمور، معاشرتی معاملات، انتظامی معاملات اور فقہی اختلافات کی مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ ازواجِ مطہرات کے حوالے سے رسول اکرمؐ سے ان سے اختلافِ فہم کی مثالیں دی ہیں اور باہمی اختلافات کے تذکرے میں صلح صفائی اور اختلاف رفع کرنے کی مثالیں بھی پیش کی گئی ہیں۔ مبحث دوم میں عہدنبویؐ میں صحابہ کے باہمی اختلافات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ سماجی، ازدواجی، معاشی، اقتصادی، سیاسی اور فوجی معاملات میں اختلافات کی تحقیق کی گئی ہے۔ ان تمام اختلافات میں حضور اکرمؐ ان کی اصلاح کرتے اور اختلافات کا ازالہ فرما دیتے تھے کہ اس کام کے لیے آپؐ مامور تھے (ص ۱۷۶)۔ غیرمنصوص معاملات میں اگر قطعی کوئی حکم جاری فرما دیتے تو صحابہ کرامؓ بلاچوں و چرا اس پر عمل کرلیتے تھے اور اگر نبیؐ کی طرف سے کوئی حکم قطعی نہ تھا تو اپنی رائے وفکر اور آزادیِ خیال وعمل کو راہنما بناتے تھے (ص ۱۷۹)۔ حضور اکرمؐ کے عہد میں یہ اختلافات اس بات کا بھی ثبوت ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے تمام صحابہ کرامؓ بنیانِ مرصوص بن کر رہے۔ تحمل، بُردباری اور برداشت کا مادہ پختہ ہوا۔ یہی حضور اکرمؐ کے بہترین معاشرے کا طرۂ امتیاز ہے۔ اختلافات کی پیدایش اور ان کا ازالہ دوطرفہ حقوق کی پاس داری میں ممکن تھا۔

امید ہے اس کتاب کے مطالعے سے اختلاف رائے کی صورت میں تحمل و برداشت کی صفات پیدا ہوں گی۔ (ظفرحجازی)

سیرتِ نبویؐ پر اعتراضات کا تاریخی جائزہ، ڈاکٹر محمد شمیم اختر قاسمی۔ ناشر: مکتبہ قاسم العلوم، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۲۸۰۔ قیمت: ۳۵۰ روپے۔

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لیے انبیا و رُسل کو مبعوث کیا۔ ان میں سے بعض کے حالات وضاحت سے قرآن میں ذکر کیے گئے ہیں اور بعض کے حالات بہت مختصر